محمد اختر ایم-اے

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مطالعۂ مسیحیت

[مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی[1] (۱۸۷۴ء-۱۹۵۶ء) بلند پایہ اہلِ حدیث عالم تھے۔ انہوں نے اشاعتِ دین کے لیے جہاں منبر و محراب سے کام لیا، وہیں قلم و قرطاس کے ذریعے اپنا نقطۂ نظر واضح کیا ہے۔ ان سے چھوٹی بڑی تقریباً ساٹھ کتابیں یادگار ہیں جو مطالعۂ مسیحیت کے حوالے سے واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ ایک حصہ ان تالیفات پر مشتمل ہے جن میں اسلام کی عمومی تعلیمات کی تشریح و وضاحت، مسلکی نقطۂ نظر کی توثیق، سیاسی صورت حال کا تجزیہ یا بعض مسلم گروہوں پر نقد و نظر شامل ہے۔ دوسرا حصہ ان کتب پر مشتمل ہے جن میں بالواسطہ یا براہ راست مسیحیت پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ تفسیر قرآن، سیرت نبی ﷺ اور ردِ قادیانیت سے متعلق کتابوں میں موقع و محل کی مناسبت سے مسیحیت پر گفتگو کی گئی ہے جبکہ بعض پادریوں کی تردید میں لکھی گئی کتابوں میں مسیحیت براہِ راست زیرِ بحث آئی ہے۔

جناب محمد اختر نے زیرِ نظر مقالے میں مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی ان تالیفات کا تعارف لکھا ہے جو مذکورہ بالا تقسیم کے مطابق دوسرے حصے کے ذیل میں آتی ہیں۔ ادارے کی جانب سے اضافات کمبین "{ }" میں درج کیے گئے ہیں۔ مدیر

حاشیہ

۱۔ احوال و آثار کے لیے دیکھیے: اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، لاہور: مکتبہ رحمانیہ (۱۹۸۰ء)، حصہ دوم، ص ۵۹۷-۵۹۹، محمد یوسف سجاد، (مقالہ) مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، سلسلۂ منشورات "الجامعتہ الابراہیمیہ" سیالکوٹ، شمارہ ۶-۷ تا شمارہ ۱۵ (دسمبر ۱۹۸۴ء تا مارچ ۱۹۸۷ء)]

زیرِ نظر مقالے میں مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی ان کتب کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے جو مطالعہ مسیحیت سے متعلق ہیں۔ پہلے حصے میں ان کتابوں کا تعارف ہے جن میں ضمناً مسیحیت زیرِ بحث آئی ہے۔ دوسرے حصے میں ان کتابچوں کا تعارف ہے جو بالخصوص مسیحی پادریوں کی تردید میں لکھے گئے ہیں۔

---(۱)---

۱۔ تفسیرِ قرآن

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے جن سورتوں کی تفسیر لکھی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

*واضح البیان فی تفسیر القرآن

{سورہ الفاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے اور مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء) کے بعض افکار پر گرفت کی گئی ہے۔

*تبصیر الرحمٰن فی تفسیر القرآن

سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کی تفسیر ہے۔ اس میں کثرت سے سر ولیم میور کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

*تفسیر سورہ الکہف

اس میں قصۂ ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کے حوالے سے خصوصی مباحث کے علاوہ مسیحی اور قادیانی اہلِ قلم کے اعتراضات کا تفصیلی جواب ہے۔

*پنج سورہ مترجم و محشیٰ

اس میں سورہ السجدہ، سورہ یٰسین، سورہ الملک، سورہ نوح اور سورہ المزمّل کی تفسیر و ترجمہ شامل ہے۔

*نجم الہدیٰ

سورہ النجم کی تفسیر ہے۔ اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ مسیحی لٹریچر کے حوالوں سے واضح کیا گیا ہے کہ کسی کے بُرے اعمال کی جواب دہی دوسرے کو نہیں کرنی ہو گی۔ "کتابِ مقدس" میں سے استثناء، حزقی ایل اور سلاطین کے حوالے دیے گئے ہیں۔

*عرائس البیان

سورہ الرحمٰن کی تفسیر ہے۔

*انوار الساطعہ

سورہ الواقعہ کی تفسیر ہے۔ اس میں قیامت کے اثبات اور ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کا رد کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا مطبوعہ تفاسیر کے علاوہ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر نے بعض دوسری سورتوں کی تفسیر بھی قلم بند کی ہے جو شائع نہیں ہو سکی۔

۲۔ سیرت نبی ﷺ

سیرت نبی ﷺ کے متعلق مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی متعدد تحریروں میں سرفہرست "سیرۃ المصطفیٰ" ہے جو دو جلدوں میں ہے اور صفحات بالترتیب ۳۳۶ اور ۲۵۸ ہیں۔

جلد اوّل میں حضرت محمد ﷺ کے نسب نامۂ مبارک پر تفصیلی بحث کے زیرِ عنوان عہد نامۂ عتیق کی کتاب پیدائش باب ۱۶ میں حضرت ہاجرہ کو جو لونڈی پکارا گیا ہے، اس کا رد کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حافظ صاحب نے اندرونی شہادتوں کے ساتھ محققین کے حوالے بھی پیش کیے ہیں۔ یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی تھی نہ کہ حضرت اسحاقؑ کی۔

تعمیرِ کعبہ میں حضرت محمد ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شرکت کی روایت کے بارے میں جو الجامع الصحیح (بخاری) میں موجود ہے، سر ولیم میور کے شک کا ازالہ کتابِ مقدّس کے حوالوں سے کیا گیا ہے۔ سر ولیم میور کے اعتراضات کا جواب دینے کی وجہ حافظ صاحب یہ بتاتے ہیں کہ ماہ اپریل ۱۹۴۵ء میں ان کا قیام شبلی منزل اعظم گڑھ میں تھا۔ وہاں سر ولیم میور کی کتاب "دی لائف آف محمد" کا ذکر مولانا سیّد سلیمان ندوی کے سامنے آیا اور گفتگو اس نتیجے پر پہنچی کہ سر ولیم میور کی کتاب کا جواب لکھنا نہایت ضروری ہے۔

جلد دوم میں ورقہ بن نوفل کا نسب نامہ، ان کے ایمان، صحابیت اور وفات کا تذکرہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ورقہ رضی اللہ عنہ بن نوفل نے آنحضرت ﷺ کی نبوت اور ان کی ہجرت کی جو خبر سنائی تھی اس کا ماخذ "کتابِ مقدّس" تھی۔ اس طرح حضرت سمیّہ کی شہادت پر سر ولیم میور کے اعتراضات کا مفصّل جواب درج کیا گیا ہے۔

فاضل مؤلف نے "سیرۃ المصطفیٰ" میں تقابلِ ادیان کے حوالے سے تالمود، کتابِ مقدّس اور منوسمرتی کے حوالے دیے ہیں۔

۳۔ ردِ قادیانیت

{مرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸ء) نے ختمِ نبوّت سے انکار کرتے ہوئے نبوّت کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو "مسیح موعود" قرار دیا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ حضرت مسیح ابن مریم کی وفات کا دعویٰ کیا جاتا۔ چنانچہ مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ کے صلیب دیے جانے، صلیب سے زندہ اترنے، ہندوستان کی جانب سفر کرنے اور سری نگر میں ان کی وفات کی مرتّب کہانی بیان کی جس میں کئی Missing Links موجود ہیں۔ مرزا صاحب کے پیروکار اس کہانی کو نئے نئے انداز سے مسلسل بیان کر رہے ہیں۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے مرزا صاحب کے دعاوی پر تفصیل سے لکھا ہے۔ ان کی زندہ جاوید کتاب "شہادۃ القرآن" (حصہ اوّل و حصہ دوم) اپنے موضوع پر بے مثال ہے۔}

ذیل میں "شہادۃ القرآن" کے علاوہ حافظ صاحب کی ان کتابوں کی فہرست درج کی جاتی ہے جو مرزا قادیانی کے دعاوی کے جواب میں ہیں، مگر بالواسطہ ان میں مسیحیت اور اسلام کی تعلیمات کا تقابل آ گیا ہے۔

* سلم الوصول الی اسرار اسراء الرسول
* نزول الملائکتہ والروح الی الارض
* الخبر الصحیح عن قبر المسیح
* صدائے حق

حافظ صاحب کی ادارت میں ایک تحقیقی ماہنامہ "الہادی" (سیالکوٹ) شائع ہوتا تھا۔ اس کا اجراء دسمبر ۱۹۰۴ء میں مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد کے تحت ہوا۔

* یہ ثابت کرنا کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کو ظلمت جہل سے نورِ علم کی طرف ہدایت کی اور تعلیمِ معاش و معاد کے لیے آپ سے بڑھ کر عملی نمونہ کوئی نہیں ہے۔
* یہ کہ تہذیب اخلاق اور حفاظت فطرت کے لیے قرآنی تعلیم سب سے احسن و ابلغ ہے۔
* غیر مذہبوں کے اعتراضات کے مہذبانہ تحقیقی جوابات دینا
* یہ ظاہر کرنا کہ علماء اسلام بلند کردار اور سچے محقق ہیں۔ وہ اسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔

"الہادی" مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے مقالات پر مشتمل ہوتا تھا اور ان میں مطالعۂ مسیحیت کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ حافظ صاحب کے مقالات جو کتابی شکل میں شائع ہوئے، پہلی بار اسی ماہنامہ "الہادی" کے صفحات میں چھپے تھے۔

حافظ صاحب نے حسبِ ذیل رسائل و کتب مسیحی پادریوں کے اعتراضات رفع کرنے کے لیے تالیف کی ہیں۔

—(۲)—

*اعجاز القرآن

یہ کتاب اکبر مسیح کے رسالہ "تنویر الاذہان فی فصاحتہ القرآن" کا عالمانہ و محققانہ جواب ہے۔ اکبر مسیح کی تحریر مسیحی جریدہ "تجلی" (لاہور) میں بالاقساط شائع ہوتی تھی جس میں مؤلف نے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت سے انکار کیا تھا۔ یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ قرآن کریم کا ایک حصہ گم ہو گیا ہے۔ حافظ صاحب نے اکبر مسیح کے تمام دعاوی اور دلائل کا شافی و کافی رد کیا ہے۔

*اخلاقِ محمدی

بعض مسیحی پادریوں کی جانب سے اخلاقِ نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جواب ہے۔

*عصمتِ انبیاء

مسیحی رسائل ـــ "بے گناہ نبی" اور "انکارِ عصمتِ انبیاء" ـــ کی تردید مقصود ہے۔ ان رسائل میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ جملہ انبیاء سے گناہ سرزد ہوئے ہیں مگر صرف حضرت مسیح ہی بے گناہ تھے۔ اس کے برعکس حافظ صاحب کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جملہ انبیاء بشمول حضرت عیسیٰ بے گناہ ہیں البتہ مسیحی کتب میں انبیاء کی شان کے خلاف بیانات درج ہیں۔

*تائید القرآن بجواب تاویل القرآن

جناب اکبر مسیح نے اپنی تالیف "تاویل القرآن" میں یہ ظاہر کیا تھا کہ قرآن کریم کتب سابقہ تورات، زبور اور انجیل کا ضمیمہ ہے اور موجودہ قرآن حضرت محمد ﷺ پر نازل کردہ قرآن کا کچھ حصہ ہے۔ حافظ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ اکبر مسیح اپنے دعووں میں برخود غلط ہیں۔ موجودہ قرآن ہی وہ کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی تھی اور قرآن کتب سابقہ کی اغلاط اور تحریفات کی تصحیح کرتا ہے جو انسانی ہاتھوں نے کی ہیں۔

*عصمت النّبی

چالیس صفحات کے اس کتابچے میں مسیحیوں کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ بتوں کی تعریف کی تھی۔ {یہی قصّہ غرانیق العلیٰ ہے جو سلمان رشدی کی Satanic Verses کی خرافات کی بنیاد ہے۔ت} مستشرقین اور مسیحی پادریوں نے قرآن مجید کی حفاظت کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے اس قصے کو بہت شہرت دی ہے مگر مسلمان اہلِ علم سے قطع نظر اطالوی مؤرخ کاتانی اور برطانوی مؤلف جان برٹن نے اسے بے بنیاد اور من گھڑت واقعہ قرار دیا ہے۔

*کسر الصلیب

اس رسالے کی وجہ تالیف جون ۱۹۳۳ء میں روزنامہ انقلاب (لاہور) کی شائع کردہ یہ اطلاع تھی کہ "عیسائیوں کا ایک فرقہ اپنے خیال کے مطابق حضرت مسیح کے واقعۂ صلیب کی یاد میں اپنے میں سے ایک پرہیز گار شخص کو کانٹوں کا تاج پہنا کر اس سے صلیب اٹھوا کر مقتل تک لے جاتا ہے۔"

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے واقعۂ صلیب پر ایک مقالہ لکھا جو وما قتلوہ وما صلبوہ (النساء) کی عمدہ تفسیر ہے۔